
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UN TO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

جرمنی کی تازہ اور حیرت انگیز ایجاد

آلہ نامردی

اس نئی ایجاد کا نام [illegible] ہے۔ جرمنی کے مشہور ڈاکٹر [illegible] اور [illegible] کی سالہا سال کی محنت اور تجربہ کا نتیجہ ہے [illegible] دنیا کے ہر ایک ملک میں رجسٹرڈ اور پیٹنٹ کیا گیا ہے جس میں اب کسی دوا [illegible] یا بیرونی دوا کی [illegible] کی ضرورت نہیں۔ **استعمال میں صرف ایک منٹ لگتا ہے۔ ہم گارنٹی کرتے ہیں کہ ایک منٹ میں کامیابی یقینی اور لازمی ہے ورنہ قیمت واپس** دی جائے گی۔ جرمنی نے جہاں اور باتوں میں نام پیدا کیا ہے وہاں اس ایجاد میں بھی خوب کمال کیا ہے۔ کمزور سے کمزور انسان بھی ایک منٹ میں [illegible] سکتا ہے [illegible] [illegible] آدمی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے دنیا کو معلوم ہے کہ ادویات میں بہت سے آدمی [illegible] آلہ نامردی جرمنی کی ساخت ہے۔ [illegible] قیمت [illegible] روپیہ [illegible] محصول ڈاک [illegible] [illegible]

[illegible]

انٹرنیشنل کمرشل کارپوریشن [illegible] بٹالہ
ضلع گورداسپور (پنجاب)

بڈھے جوان بن گئے

صرف خوردنی خضاب کھائیے

اگرچہ کھانے والے خضاب کی بہت سی [illegible] ہیں مگر [illegible] طاقت [illegible] باہر ہو لیکن جس مشکلات پر نظر کر کے ہم نے ایسا خوردنی خضاب جو [illegible] سفید بال ہی ہمیشہ کے لیے سیاہ ہو جاتے ہیں [illegible] چہرہ کا رنگ [illegible] آنکھوں میں طاقت [illegible] میں حرارت پیدا ہو [illegible] بال کیسے ہی وقت سے پہلے [illegible] سفید ہو گئے ہوں وہ سب [illegible] سیاہ ہو جائیں گے۔ بینائی کو [illegible] قوت حافظہ کو [illegible] [illegible] استعمال ہو [illegible] قیمت مکمل [illegible] خوردنی خضاب کی صرف [illegible] روپیہ [illegible] مع محصول ڈاک و پیکنگ۔

سارٹیفکٹ ملاحظہ ہو

[illegible] صاحب [illegible] خضاب خوردنی [illegible] سفید [illegible] استعمال سے بالکل سیاہ ہو گئے [illegible] دوستوں کے لیے دو بکس اور بھیج دیجئے۔

مقامی اخبار شیعہ کالج نیوز [illegible] میں [illegible] ہے کہ ہم نے خضاب خوردنی کا تجربہ کیا تو واقعی سفید بالوں کے سیاہ کرنے میں بہت مجرب ثابت ہوا [illegible] مقوی [illegible] وغیرہ کے حق میں تو اکسیر ہے۔

[illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible] خضاب خوردنی [illegible]

ایڈیٹر صاحب روزنامہ ہمدم [illegible]

آپکے اشتہار کے لیے صد ہا میں سے [illegible]

[illegible]

المشتہر: منیجر کارخانہ خوردنی خضاب حکمی شفا لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصول ڈاک۔

مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] صاحب [illegible] مردی [illegible] [illegible] لکھنؤ۔

سیاحت ظریف

یعنی
منشی سید [illegible] حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ [illegible] [illegible] ہے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

عنقریب ختم

رشید لکھنؤ کے [illegible] حضرت [illegible] صاحب رشید کی [illegible] انتخاب [illegible] صاحب ذوق [illegible]

معراج الکلام [illegible] صاحب ذوق [illegible] قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰ نمبر ۲۸

مضامین غیر

مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء

حلقۂ مسموم

(نمبر ۳)

(۲۷) تبسمانہ انداز سے دیکھتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ نگاہ سے رافت محبت نفرت اور غصہ کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ مگر نگاہ محبت نگاہ نفرت کی طرح نگاہِ تبسم۔ ایچ سے خالی نہیں۔

(۲۸) آنکھیں جنکی پلکوں میں تمکنت اور تصنع کا انداز تھا اور زیادہ تیز ہو گئیں۔ جن آنکھوں کی پلکوں سے تمکنت اور تصنع کا انداز معلوم ہو سکے وہ ضرور عجائب خانہ میں رکھنے کے قابل ہیں۔ نگاہ کی صفت تیز اور مگر وہ شئی تھی آنکھوں کی تیزی آج سنی۔ شاید آنکھ سے مراد نگاہ ہو جیسے پرنالے سے مراد پانی۔

(۲۹) ضغطے سُنائی دینے لگے۔ سُننے کی چیزوں میں ضغطہ بھی اچھی چیز ہے۔

(۳۰) مجھ میں اتنا گردہ نہیں گردہ بمعنی جرأت۔

(۳۱) بھرّی آواز۔ بھرائی ہوئی آواز پر اصلاح دی گئی ہے۔ سچ ہے "بھرائی ہوئی" کہنے میں وقت زیادہ صرف ہوتا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد لوگ "پانی پیتا ہوں" کی جگہ "پنیتا ہوں" "کھانا کھاتا ہوں" کے عوض "کھکتا ہوں" "پیخانہ پھرتا ہوں" کے مقام پر "پخپتا ہوں" اور "پیشاب کرتا ہوں" کے بجائے "پشپتا ہوں" کہیں گے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۳۲) الفاظ توجہ گیر تھے توجہ کے واسطے گیرائی کی صفت۔ سبحان اللہ۔

(۳۳) خرزہرہ کی جھاڑیاں۔ خرزہرہ ایک درخت ہوتا ہے جسے سم الحمار کہتے ہیں۔ اسکی درمیانی "ہ" تخفیف میں آ گئی۔ کاش دوسری "ہ" بھی

اڑا دی جائے۔ تو زیادہ مہذب ہو جائے۔

(۳۴) بیگم جے لنجر کی پستہ نازک اور متبسم صورت صورت کی صفت پستگی بھی نئی ہے شاید بیگم صاحب کی رنگت یا صورت میں سبز رنگ مبالغہ اور افراط کے ساتھ داخل ہو گیا۔ یا پسلی ہوئی صورت میں کائی لگ گئی۔

(۳۵) جب ہم ہال پار کر چکے۔ پار کرنے کے معنے ہیں گزر جانا طے کرنا۔ یا شاید ہال کوئی دریا ہو۔ لیکن یہ ہندوستان کا محاورہ نہیں ہے۔

(۳۶) خانہ دار ملازم.......... ایک عورت ہے۔ عورت کو خانہ دار ہونا چاہیے مگر خدا نہ کرے کہ خانہ کی تجنیس پیدا ہو جائے۔ شاید خانہ دار سے "محافظ" مراد ہے۔

(۳۷) پُر تکلف و پر احتیاط کئی "پُر" اور بھی ہیں جس سے ناظر یا قاری پُر خوش پُر خورسند پُر محظوظ ہوتا ہے۔ اللہ ری "پُر پُر"

(۳۸) متین اور محفوظ مقام۔ متین بمعنی لغو ہے

(۳۹) مجھ میں یہ چُل پیدا ہوئی۔ لاحول ولا قوۃ یہ بیماری خصوصاً مردوں کے واسطے بہت بری ہے۔

(۴۰) یہ الفاظ سُنے تو بہت تھے لیکن یہ تصور کہ یہ فوراً عملی جامہ پہننے والے ہیں نہ کہ کسی موہوم و مبہم دن کو ظہور پذیر ہونگے۔ جملہ بہت خوبصورت ہے اور اسکی ترکیب بھی درست ہے۔ مگر عملی جامہ نے ناک میں دم کیا ہے۔ عمل میں آنا۔ عمل کرنا۔ عمل ہونا۔ اب کوئی نہیں بولتا۔ ہر شخص عملی جامہ یا پاجامہ پہنتا ہے۔ الفاظ کمبخت جب تک عملی جامہ نہیں پہنتے برہنہ رہتے ہیں۔

(۴۱) مرعوبیت بمعنی رعب۔

(۴۲) باغبان اس خوشہ چین کو ایک جرمار (جراثیم مارنے والا) واسطے میں سے گزارتا ہے۔

"جرمار" مخفف ہے "جراثیم مارنے والے" کا جراثیم سے "جر" اخذ کیا "مارنے والے" سے "مار" لیا چلیے اصطلاح اور شہوار اصطلاح

تیار ہو گئی۔ ترکیب بہت اچھی ہے۔ اب فرض کیجیے کسی مقام پر "چونا ترکرنے والے" کی ضرورت ہے تو ہر شخص اسی قیاس و ترکیب پر کہہ سکتا ہے:۔ "چوتر" ورکار ہے۔ "چونا" کا "چو" لیا "ترکرنے والے" کا "تر" لیا۔

واسطے میں سے گزارنا کی کی شرح آگے چل کے ان الفاظ میں کی گئی ہے "وہ اسکو زہر میں ڈبو دیتا ہے اور جراثیم سب کے سب فنا ہو جاتے ہیں" اگر یہ شرح نہ کی جاتی تو قیامت تک "جرمار واسطے میں سے گزارنے" کے معنے کوئی سمجھ نہ سکتا۔

(۴۳) انسانی جراثیم یعنی وہ چھوٹا فانی فرشتہ جو زمین کے بالائی قشر پر بل کھاتا اور تلملاتا تھا وہ ایک لمحہ میں جم کر فنا ہو جائے گا"

انسانی جراثیم کی تفسیر میں فانی فرشتہ نے جان نکالی ہے۔ بل کھانے اور تلملانے کی صفت نے بچھو کے اوصاف انسان میں واضح کیے ہیں۔ گویا انسان شاما کی دُم اور بچھو ہے شاما کی دُم میں آپ ہی تھرتھری ہے دم بھر قرار نہیں بچھو بل کھاتا ہے اور جب چھیڑا جاتا ہے تو تلملاتا ہے اس سے بجلی کا شکار کھیلنے والے اچھی طرح واقف ہیں۔ رہا جم کر فنا ہو جانا تو یہ وصف برف میں ہے پہلے جمتی ہے پھر فنا ہو جاتی ہے۔

اب یہ دریافت کرنے کے قابل ہے کہ اگر مترجم صاحب اوپر کی عبارت کا مفہوم یوں ادا کرتے تو کیا ناظرین کتاب اُن کا مطلب سمجھ لیتے؟:

"یہ شاما کی دُم جو زمین کے اوپر کے چھلکے پر بچھو ہو گئی ہے برف ہو جاتی"

ابھی خاک پتھر سمجھتے! پہلے کیا سمجھے تھے جواب سمجھتے۔ مصنف کا مقصود تو صرف اتنا ہے کہ زہر کے اثر سے حرکت سکون اور جمود سے بدل جائیگی اور حضرت انسان جو سطح ارض پر چلتے پھرتے اکڑتے اینٹھتے پھرتے ہیں مٹی کا تھوبا بن جائینگے۔ مترجم صاحب نے خواہ مخواہ انشا پردازی کے زعم میں عرش کے تارے توڑنے کی فکر کی مگر ہاتھ لگی شاما اور بچھوے کی دُم۔

(۴۴) خندۂ بریاں۔ یہ خندے کی نئی صفت ہے

دصاف پر جو تسلط حضرت مترجم نے حاصل کیا ہے آجتک کسی انشا پرداز کو حاصل نہیں ہوا جس چیز کے ساتھ جو صفت چاہیں منضم کردیں مقلدین کے لیے میدان وسیع ہو گیا ہے کہہ سکتے ہیں - سرخ، معطر، تبسم نیم برشت - ضرطہ مربع - شفنہ نمکین تخم سالونج - گریہ خام - کلام گنجا - نگاہ خوشبو - رفتار نمکین - گفتار سرخ - اگر یہ انگریزی محاورہ ہے تب بھی اسکے ترجمہ کی ضرورت نہ تھی - ایک علمی افسانہ میں قلم اور زبان کو بالکل حدود منطق سے باہر قدم نہ رکھنا چاہیے -

(۴۵) ان کے غیاب میں یعنی غیبت میں

(۴۶) بڑھے حیوانیاتی کی سوداویت الله رے ترجمے کی مقبولیت اس کثرت وضع کو دیکھیے حیوان یا جانور صفت یا وحشی کی جگہ حیوانیاتی کسقدر فصیح ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ سر آرتھر کانن ڈائل نے اس بے مزہ علمی افسانہ کو دلچسپ بنانے کی غرض سے کسیقدر مزاح کیا ہے تاکہ لوگ رغبت کے ساتھ پڑھیں اور اکتا نہ جائیں مگر ہمیں ہرگز یقین نہیں کہ انھوں نے فصاحت کا لحاظ نہ کیا ہوگا - بغیر فصاحت کے کلام میں شوخی اور ظرافت آہی نہیں سکتی - افسوس ہے کہ مترجم صاحب نے اپنے علاقہ مسوم میں قدم رکھا ہے یہ قوم سے بالکل نابلد ہیں - یہ مقصود کہ عوام کو دلچسپی کی جانب رغبت ہو آسان اور عام فہم زبان استعمال کیے بغیر ہو ہی نہیں ہو سکتا -

(۴۷) میں گویا تماشبین تھا - ... تھی مگر کس چوک کے تماشبین ؟ اے حضرت تماشبین اور تماشائی میں اصطلاحی فرق ہے - یہاں تماشائی کہنا تھا -

(۴۸) اگر ہم اپنے منشی فاضل کا نام تجویز کرسکیں (۴۹) اگر جملہ لازمی ہو تو اسے متعدی بنانا چاہیے تاکہ مفعول کا ذکر بھی آجائے - یہ منشی صاحب آدمی شوقین معلوم ہوتے ہیں -

(۴۸) آپ بیٹھے کیسے ہنس رہے ہیں کیسے یعنی کس طرح کیونکہ کس لیے - کیوں -

(۴۹) اعوذ و اقربلہ - اگر اعوذ و صحیح ہے تو "اقربہ" لکھنا چاہیئے -

(۵۰) پرندوں کے بعد خاگینہ بہت عمدہ پکاتی ہے - "بعد" سے یہ مطلب ہے کہ دل کے رحم خاگینہ کو حاصل ہے - اور دوسرے پرندوں پر بھی - ابتدا

(۵۱) میں بھی نورافشانی کرنے لگتا یعنی روشن دماغی کا کھیل دکھاتا - آدمی سے ڈریٹ بن جاتا -



دائے ہے! تو آخر یہ لڑائی بھڑائی کیسی
تم میری سنتے نہیں اپنی ہی ہانکے جاتے ہو

(۵۲) لطف اندوز ہو رہے تھے - یعنی لطف اندوز تھے - لطف اٹھا رہے تھے -

(۵۳) گٹھیلے چہرہ پر مسکراہٹ دوڑ گئی گٹھیلے یعنی گوشت والے - گرچہ دار - تاہم اب مترجم کے لیے افسوس ہے یہاں پورا چہرہ مسکراہٹ ہے اور مسکراہٹ بھی ایک جگہ تو قائم نہیں ہے دوڑ رہی ہے شاید ہونٹوں سے شروع ہوئی اور چہرہ بھر پر بکھر گئی ہو جائے گی -

(باقی آئندہ)

راقم

خاکسار ادیب ... لکھنؤ

مال مفت دل بے رحم

بمبئی کیا کہیں جس طرح سر کے لیے سودا - دل کے لیے درد - اونٹ کے لیے غمزہ - روشنی کے لیے پروانہ تیمم کے لیے ضرورت - کانے کے لیے عینک - ڈسٹرکٹ بورڈ کے لیے افلاس اور بدانتظامی ضروری ہے اسیطرح ریلوے کے لیے چوری بھی نہایت ضروری ہے - ڈاک پارسل کی حفاظت کی جاتی مگر ممکن نہیں کہ پارسل صحیح و سالم بے داغ پہونچے حالانکہ پارسل کی روانگی کے وقت علاوہ رسوم محصول کے کچھ صدقہ ملازمین کو بھی دیدیا جاتا ہے اور مستقر پر پہونچنے کے بعد بھی ذکوۃ نکالی جاتی ہے مگر پھر بھی کچھ فائدہ نہیں - خصوصا کھانے پینے کی چیزیں بھیجنا تو قیامت ہی ہے - جو ملازمین کو یہ جا چڑھاوے روز مظالم کی رقمیں نکالو مگر ان لوگوں کی روح کے فاتحہ کے لیے ضرور دست بدعا ہونگے کچھ ہو تو جواب ہی کے لیے تیار رہو چور لا ... وزیر کے کہت چراغ دارد کا مضمون ہے - مزہ یہ کہ ایک ہی جگہ نہیں بلکہ ہر اسٹیشن پر برابر چنگی نکلتی جاتی ہے خوشکند فتا کی روز ... تیز کی میں غالب تھا - بیچنے والو کس شوق اور محنت سے کوئی چیز اپنے دوست یا عزیز کو بھیجتا ہے مگر دوست غریب جب پارسل پاتا ہے تو کہتا ہے کہ کسی نے بے مقصد رہ ... ہے اور پارسل الائنس بنک آف شملہ کی تھیلی کے مانند سونا ... خالی رہ جاتا ہے - جوکہ ... کی حفاظت اور کو ... - اگر پارسل میں کھانے پینے اور چرانے کی چیزوں کے علاوہ کوئی شے ہے تو وہ اکثر ان خدائی فوجداروں کے دست ظلم سے تباہ ہو کر دل عاشق کی طرح جو جو پارسل سے برآمد ہوگی جسکو دیکھ کر یا ... بے ... انسوں کو خوشیاں دو ... ساعت نہیں ہوتی اگر کچھ خیال بھی ہو تو پوچھ گچھ کے بعد ...

ٹائیں ٹائیں فش۔ ہاتھوں سے اگر زبانی شکایت کرو تو ہر شخص بل ڈاگ کی طرح غرّا کر کاٹ کھانے کو تیار ہے "چوری اور سینہ زوری" کا مضمون ہے۔ کوئی کس سے کہے کس کے پاس فریاد لے کر جائے ہیں ڈاکٹر فرعون بے سامان ساڑھی اور سلیپر میں مست پتلون سے باہر نظر آتے ہیں "نہ پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل" تھوڑی انگریزی پڑھی اپنی خوش نصیبی اور افسروں کی مہربانی سے کہیں سگنلر ہی ہو گئے تو پھر "ہم چنیں دیگرے نیست" کوٹ پتلون ڈاٹے ننگے سر پر ٹیڑھی مانگ نکالے یا اگر سردی کا موسم ہے تو انگریزی کنٹوپ سے سر اور گردن چھپائے ایک سگریٹ سے منہ جلاتے خانہ ساز جنٹلمین بنے پھرتے ہیں مگر انگریزی محاورات کی ٹانگ توڑتے ہیں زبان مادری میں بات چیت کرنا بھی خلاف شان ہے بجز ولایتی آدمیوں سے سیدھے منہ بات کرنا حرام مطلق "چلا جب چال کوا ہنس کی اپنا چلن بھولا" دل میں تو صاحب کہلانے کا حوصلہ مگر کم از کم صرف "بابو جی" کا لقب بھی رذالت ذاتی و خاندانی کے چھپانے اور مسافرین پر رعب جمانے حکومت بیجا کرنے بات بات پر اینٹھنے اکڑنے گیدڑ بھبکیاں دینے کو کافی ہے۔ ناک پر مکھی بھی اگر بیٹھ جائے تو یقین ہے کہ وارنٹ کے ذریعہ سے گرفتار ہو کر نیپر ڈکنگ کٹہرے کے کوٹھوں میں ڈالی جائے۔ اور یہ تو ریلوے سلطنت کا خواص ہے کہ اگر کوئی مسافر رات کو تاریکی میں ریل سے اتر کر کسی ملازم ریلوے سے اسٹیشن کا نام دریافت کرے تو اس غریب کو جواب تک مشکل سے ملتا ہے۔ ہر شخص کے لب گویا نخوت کی کلپ سے دبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ناچار عالم بدحواسی میں ریل چھوٹ جانے کے خیال سے اگر وہ مسافر ہوا غیر مقام کو اپنی منزل سمجھ کر اتر پڑتا ہے تو گویا شکار ہاتھ آ جاتا ہے۔ کوئی شخص غریب کی کمر ٹٹولتا ہے کوئی چونگی محصول مانگتا ہے کوئی دائم الحبس کی دھمکی دیتا ہے کوئی رام بانس کرنے کا خوف دلاتا ہے اگر بیچارے نے گرہ سے نکال کر کچھ زر نقد حوالہ کیا اور خدا خدا کر کے گردے پھر گدھوں کا مجمع ہر طرف ہوا کو بیچارے کو دوسری ٹرین کے انتظار میں کہیں جگہ نہیں ملتی کہ ذرا دم لے لے۔ مسافر خانہ کی طرف اگر نگاہ جاتی ہے تو وہ بھی بخیل کی قبر کی طرح تنگ و تاریک نظر آتا ہے جس طرف نظر اٹھتی ہے چراغ گل پگڑی غائب۔ صرف ٹرین آنے کے وقت اسٹیشن کا ایک لیمپ چند منٹ کے لیے روشن کر دیا جاتا ہے اس کے بعد پھر وہی اندھیرا گھپ انٹر اور تھرڈ کے مسافر تو در کنار سکنڈ اور فرسٹ کلاس کے مسافر کو بھی بیٹھنے کی جگہ ملنا محال۔ بنچ پر ان بنیے مہاجنوں کا قبضہ مخالفانہ جن سے ہر بلٹی میں دو آنہ وصول ہوتے ہیں۔ اگر اتفاق سے کوئی بیوپاری نہ ہوا تو خود ہی اسٹیشن ماسٹر صاحب سے بنچ کو خالی رہنے کی فرصت کہاں۔ کوئی مسافر نیند کے جھونکے میں اس بنچ پر زبردستی ڈھیر ہو گیا تو وہی ریلوے فرشتے کاتبان اعمال کی طرح گردن پر سوار ہو کر باہر کا راستہ بتا دیتے ہیں۔

کمپنی کے دست مظالم نے اپنے اختیارات ایسے وسیع کر رکھے ہیں کہ گورنمنٹ بہادر کے انصاف کی چٹائی کونے میں لپٹی کھڑی رہ گئی کوئی قانون کام نہیں آتا۔ گویا مسافر ریل پر سوار ہو کر ریلوے کی ادنیٰ رعیت ہو جاتا ہے۔

اس مقام پر ایک کشمیریوں کی مزے دار نقل یاد آ گئی۔ کیا نام کے سوتا سنسار جاگتا پاک پروردگار۔ آنکھوں کی دیکھی کہتا نہیں کانوں کی سنی کہتا نہوں عذاب ثواب سننے والوں کی گردن پر۔ کیا نام کے۔ ایک ڈاکو بیابان کہ دست میں ان تیں غریب مسافروں کو لوٹتا مارتا دنیا کی ہوا کھاتا چلا جاتا تھا۔ قضا سے کار وہ پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر سیشن سپرد ہوا۔ جج نے ملزم کے بیان لینے کے بعد حسب دستور اسیسروں سے رائے طلب کی۔

جج (ایک اسیسر سے) ویل آپ کی کیا رائے ہے؟"
اسیسر: "جو حضور کی رائے"
جج: "او ہماری رائے کیا۔ آپ بولو"
اسیسر: "حضور اسکو سزا ہونی چاہیے۔"
جج: "تو کس مافک سزا؟"
اسیسر: "میری رائے میں اسکو دائم الحبس یا عبور دریائے شور کی سزا ہونی چاہیے"
جج: "او مین۔ بہت کم سزا ہے (دوسرے اسیسر سے مخاطب ہو کر) آپ بولو آپ کی کیا رائے ہے"
دوسرا اسیسر: "حضور اسکو سزائے موت دی جائے"
جج: "او۔ اب بھی بہت کم سزا ہے۔ کوئی اس سے بھی سخت سزا بولو (وکیل عدالت سے مخاطب ہو کر انگریزی میں) آپ کی کیا رائے ہے"
وکیل (انگریزی میں): "حضور بجز ان سزاؤں کے اور کوئی سخت سزا سمجھ میں نہیں آتی"
جج۔ (سوچ کر) اچھا ہم اسکے لیے بہت سخت سزا تجویز کر لیا۔ اسکو سارا زندگی تمام عمر ریلوے پر سفر کرانا چاہیے۔

ملزم ابھی تک تو تمام سزائیں نہایت سکوت و صبر کے ساتھ سنتا رہا مگر اس سزا کو سنتے ہی تاب ضبط باقی نہ رہی اور لگا دوہائی چوتھائی دینے۔
حضور میں قصوروار تو ضرور ہوں مگر حضور بھی اپنے اجلاس کے بادشاہ ہیں۔ سب کچھ سرکار کے قلم میں قدرت ہے۔ حضور میں بھی شریف ہوں رحم کے قابل ہوں للہ اس سزا سے معاف کیجیے اور جو جی چاہے سزا دیجیے۔ پھانسی منظور۔ دائم الحبس اور عبور دریائے شور قبول مگر یہ سزا بہت سخت ہے للہ اس سزا سے بچائیے۔ بچوں کا صدقہ۔ دہائی میم صاحب کی۔
جج۔ او مین۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا ہم ججمنٹ لکھ چکا۔ اب ہم مجبور ہے اور تم کو البتہ سفر کرنا ہوگا۔

مقدمہ ختم ہوا۔ چالان ادھر روانہ جیل ہوا اور ہم پنچ کے دفتر کی طرف رخ کر۔

راقم
(ایک نامہ نگار (۲۰۳))

ہیٹ

سر پہ اک ہیٹ جو صاحب نے رکھی ہے اپنے
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کیا کہیے
دیکھ کر سر کی بچارے بھی وڑے جاتے ہیں
توپ خانہ کا نکالا ہوا گولا کہیے
درس جغرافیہ میں سامنے رکھی ہو اگر
آدھی دنیا کی مساحت کا نمونہ کہیے
مرغیاں پیاسی ہوں اور گھر میں برتن ہو کوئی
بھر کے پانی اسے رکھ دیجیے کونڈا کہیے
سر پہ رکھ لیجیے ٹوپی جو نہیں تو اسکو
کہیے کشکول گدائی مگر اوندھا کہیے
رد کی مل جائے۔ تو خوان خورش کے لیے ظرف
وال سالن کے اسے رکھنے کا پیالا کہیے
اتنی اک مانگ کے تھاب سے سنتے ہیں اگر
اور جب بجنے لگے خوب تو تاشا کہیے
منڈی میں بیچیے ترکاری تو اسمیں بیچے
پھر چلے آئیے گھر اور اسے جھابا کہیے
خاک تھرٹی میں مجھا دیجیے جو بیچ بیچ
نام اسکا جو کوئی پوچھے تو گملا کہیے
جوڑ سے مرغی کے چھپا دیجیے اسکے نیچے
بلیوں سے جو وہ بچ جائیں تو ڈابا کہیے
ہم کو فرصت ہی نہیں ہے جو بتائیں تجھ کو
ورنہ کہہ دیتے کی آپ اور اسے کیا کیا کہیے

سید محمد جان مجنوں

پنچ ل خدا۔ خدا ل پنچ

وہماں آتش درکاسہ

نمبر ۲

کروڑوں مربع میل کا رقبہ چھوڑ کے صرف ساڑھے سترہ لاکھ مربع میل پر قناعت کرنا دل لگی نہیں ہے ایک تو اپنے قابو کی چیز دوسرے روزی کا جھگڑا تیسرے قوت حکومت چوتھے محکوم احمق جاہل کاہل نہتے مفلس اور متفرق پانچویں رموز تدبیر المنزل و سیاست سے اطلاع یہ اسباب قسمت سے جمع ہو گئے ہیں ان نعمتوں کے ہوتے جو قوم شخص اگر بزرگوں سے یہ کہے کہ چلتا دھندا کرو اُسے پاگل خانہ میں سکونت اختیار کرنی چاہیے۔ نہیں ہمارے دوست لاٹ صاحب تو خود آپ کی پالسی تنفیذ کے فوائد دکھا کے اپنے آمر ہر ہاں سے اپنے خیالات کی تائید حاصل کی اور اعلان کو حرف بحرف تسلیم کرا لیا تو یہ تھی مغربی کی دوربینی ہے۔ ابھی یہ تو کہنے سے مہلت آگئی ہے۔ بڑے بڑے آزاد مشرب اور منصف مزاج انگریز خسارہ کا بٹہ اور نتائج کا عجم دیکھ کے خوف اور رنج کی وہ تقریریں جیسی چکے ہیں ان کی تقریریں چھپ کر مشتہر ہوئیں کہ ہمارے ہندوستان کہا جاتا ہے برطانیہ کے انصاف پر حرف آتا ہے قوم بدنام ہوئی جاتی ہے ان پر رحم کرو۔ ڈیڑھ سو برس خون چوسا۔ تعلیم روک دی۔ تجارت حاصل کر لی دی۔ صنعت کو فروغ دیا ہندوستان کیں مت وات تمہیں سے یہ نہیں ہے وہ نہیں ہے اب بھی کر دو ان چھوڑ دو مگر جب اُن سے کہا گیا کہ حضرت یہ تو بتائیے راہ گی میں سے دوستی تو کیا ہو گا تو وہ بھی مست دم کے چپ ہو رہے کہ اقوال کا جتنا گورنمنٹ تھا سب بے گیا بر کچھ پیشتر اس بات میں منفرد نہیں ہیں۔ علاوہ اس کے ہماری سرکار نے دی قدیم رواج کی پابندی کے ساتھ کرنے کی عادی ہے جو چھوڑی تھی ہر تھا کے مبارک دینے کا دستور بھی پرانا ہے اور

ہندوستانیوں کی قناعت بھی پرانی ہے لہذا یہ اعتراض ہی بیجا ہے کہ وزیر ہند کی تقریر خالی از مغز ہے۔

ہندوستان میں ہمیشہ شخصی اقتدار رہا یہ ایک پرانی بات ہے۔ یورپ کے اخبارنی کا مذہب کی بخشش سے جمہوریت کی جو ہوا بھی چلی اسکا اثر چند لوگوں کے سوا عوام پر بالکل نہیں ہوا برکن ہیڈ صاحب اس بات سے خوب واقف ہیں اور وہ حکام جنکے گرد شخصی اختیارات سے کام نکالنے والے امیر جمع رہتے ہیں خوب سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کا لنک ہندوستانی معدے کے موافق نہیں دنیا بھر کے راغی جنگل میں آزادی اور جمہوریت کے ہرن چوکڑیاں بھرتے پھرتے ہیں مگر ہندوستان کی یہ حالت ہے کہ۔

یہ خدا حضور کو سلامت رکھے۔ ابھی آپ جیسیں آپ کے بچے جئیں آپ کی میم صاحب جئیں آپ بخالسنا ہوں ہیں۔ آپ کا بیٹا جئیں

ول کیا بات ہے کس مرافعہ ہے کس واسطے گھبرا رہا

یہ حضور کچھ نہیں خالی سلام کرنے آیا تھا

اوول مطلب مطلب بولو۔

یہ کچھ نہیں سرکار کو آٹھوں پہر دن سلام کر کیا کرتا خدا وند حاکم ہیں سالٹ نے ہم پر آپ کو حاکم کیا ہے

اچھا آپ ہمارا نام سے چوہری پتہ ہے کتنا بیٹا اولاد؟

اور ہمارے صاحب کی ستی ہوئی؟

اچھا آپ ابھی ٹھیک کر ڈالو ایک تشنیہ اور لو فر تو پھر آپ کو آنے کا کچھ عذر نہیں۔

رئیس صاحب نے دوسرے ہی دن چندہ کی رقم حاضر کی۔ اب خطاب کے انتظار میں سوکھ جیتا نے بیٹھے ہیں۔ اسٹیچ۔ یہ نہیں تو صاحب کی سفارش سے کسی علاقہ کا صدر میں فائدہ اٹھانے کی تمنا ہے اور ممیں ایک ادنی ممبر بیٹا کا دربار خوشامد ہوتے



کھلونا بھولے بالوں کا

مسٹر پنچ:- دوست ریڈنگ واللہ تم عجب تماشے کے آدمی ہو۔ وہی پرانی دھرانی کٹھ پتلی لے کے آرہے جسکی ڈوری ہمیشہ اپنے قبضے میں ہے

بہتر سے بہتر ہوئے بھی تو کیا
نہ پتلی نچانے کا لپکا گیا

اصلاح پھر دیگرا ہوتا ہے کہ وجد علیشاہ یا محمد شاہ کے دربار کو یہ دن نصیب نہ ہوئے ہوں گے۔ پس ایسے ہی سخن لوگوں کے کانوں میں پڑنے کے لیے ایسے ہی الفاظ مناسب تھے جیسے کہ لارڈ برکنہیڈ کے اعلان میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انگریزوں نے ہندوستان میں قدم رکھا تو ملک بھر میں ایک دھما چوکڑی اور آپا دھاپی تھی۔ چھوٹی چھوٹی سرکاریں صد ہا تھیں (زبان پنچ) ہزاروں چراغ جل رہے تھے ۱۷۵۷ء میں انگریزوں اور فرانسیسیوں سے جھڑپ ہوئی اب جو انگریز اپنا بخشا خدہ لے کے نکلے تو ایشیا بھر کے چراغ ٹمٹمانے لگے مگر ۱۹۰۰ء تک انگریزوں نے اپنے غلبہ اور قوت کی نمائش نہیں کی۔

اب ہم تاریخ اٹھا کے جو دیکھتے ہیں تو یہ وہی زمانہ ہے جبکہ انگلستان میں شاہی حقوق و وسعت اختیارات کی بحث چھڑی ہوئی تھی۔ شاہی حقوق انگلستان میں تو فرسودہ ہو رہے تھے اور ہندوستان میں موٹے تازے خنگے دیکھے ہوتے چلے جاتے تھے مگر کس عجیب و غریب ہم نشینی کے ساتھ ۱۷۸۰ء؟ ہاؤس آف کامنس میں مسٹر ڈننگ کی یہ تجویز منظور ہو رہی تھی کہ شاہی اختیارات کم ہونے چاہئیں ولیم پٹ صاحب ایک فرانسیسی سیاسی مدبر کے جواب میں سر جھکا کے فرماتے تھے " ہمارے آئین ریاست میں سب سے پہلے جس حصے کو زوال ہوگا وہ شاہی اختیارات اور امرا کے اقتدار سے متعلق ہے " اور اُدھر ہندوستان کو شخصی اقتدار سے آزادی کے مژدے دیے جا رہے تھے شخصیت کے خلاف آہستہ آہستہ وعظ ہوتے تھے پھر اسکے ساتھ ہی ساتھ ہماری چالوں سے حصص ملک پر قبضے کا سلسلہ بھی جاری تھا یعنی سودا تھا جسے چکائی تھی مہورث اور منوال بیتی تھی شخصیت۔

انگلستان میں شاہی حقوق ۱۶۸۸ کے انقلاب کے بعد ہی زائل ہونے لگے مگر ہندوستان میں ابھی تک ہندوستانیوں کے حقوق ہی ...

ہو سکے اور پھر انگریز جو یہاں حاکم بنا کے بھیجے گئے کہنے کو تو وہ ملک معظم شاہ انگلستان کا قائم مقام تھا جسکے اختیارات نہایت محدود ہیں لیکن یہاں پہونچتے ہی سلطنت مغلیہ کا ایک مطلق العنان تاجدار بن بیٹھا بلکہ یہ غلبہ اور قوت کہ سلطنت مغلیہ کے کسی تاجدار کو بھی میسر نہیں ہوئی کہ آئین و قوانین اُسکے ہاتھ میں ایک موم کی گولی کی طرح ہوں جس صورت پر چاہے ڈھال لے۔ انگلستان کا بادشاہ ہوس آف کامنس اور ہوس آف لارڈز کے طے کیے ہوئے معاملات منسوخ نہیں کر سکتا۔ مگر یہاں کا گورنر جنرل کونسل کے طے کیے ہوئے مسائل کو جب چاہے منسوخ کر دے جو لوگ کہتے ہیں کہ آجکل ۱۹۲۵ء ہے وہ جھک مارتے ہیں ۱۹۲۵ء انگلستان میں ہوگا یہاں ابھی تک ۱۲۵۰ء ہے اور اس سترھویں صدی میں بھی بقول لارڈ برکنہیڈ مانٹیگو چیمسفورڈ اسکیم کا تجربہ رواج دینا واقعی بڑی جرأت کا کام ہے ابھی ہمارا کلیجہ تو خیال ہی سے دھڑکنے لگتا ہے۔

جب صورت حال یہ ہے تو لارڈ برکنہیڈ نے یہ جملہ نہایت برمحل فرمایا کہ

" عقلا تاریخ و وقت کے غلام نہیں ہوتے بلکہ وہ دونوں خود عقلا کے غلام ہوتے ہیں "

واللہ ایسا پُر مغز جملہ تو ارسطو کی زبان سے بھی کبھی نہیں نکلا۔ اہل ہند جھک مارتے ہیں جو کہتے ہیں کہ لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر میں اسپرٹ نہیں پھوک ہی پھوک ہے۔

باقی آئندہ

ذوق ہے محمد بیگ

اگلے زمانہ میں ایک شخص محمد بیگ بانکے تھے ڈاکہ ڈالتے اور پیٹ پالتے تھے۔ چالیس آدمیوں کا رفیق ساتھ رہتے تھے اتفاقاً کسی دن ڈاکہ ڈال کے واپس آ رہے تھے کہ جنگل میں اُنھیں ایک سوا ربلا جھلا تنہا مسافر ڈاکوؤں کے سامنے آگئے اور جان سلامت لے جانے کیونکر ممکن ہے پھر مسافر بھی کون جو سر سے پاؤں تک چاندی سونے موتی ہیرے سے لدا ہوا۔ محمد بیگ نے ٹوکا "کھڑا تو رہ کہاں جاتا ہے" مسافر رُکا۔ انھوں نے گھوڑا اور زیور مانگا اُسنے دینے سے انکار کیا۔ مختصر یہ کہ ہنگامہ کارزار گرم ہوا مسافر نے نیزے کی نوک سے تمام ڈاکوؤں کا خاتمہ کر دیا بانکے صاحب گرفتار ہو گئے۔ مسافر نے رکاب دوال کھول کے انکے ہاتھ اپنے گھوڑے کی گردن سے باندھے اور گھر کا راستہ لیا۔ اسی جنگل میں ایک عالیشان محل بنا تھا وہی مسافر کا مسکن تھا۔ مسافر نے گھوڑا اصطبل میں باندھا بانکے صاحب کے ہاتھ کھولے ساتھ لے کے اندر آیا۔ لباس اُتار کے زنانہ لباس پہنا۔ بانکے صاحب کو طعام میں شریک کیا اپنا حال کہا ان کا حال سُنا کچھ دنوں میں دل مل گئے عقد ہو گیا اب دونوں لوٹ مار کرنے لگے۔ ایک روز دوپہر کے وقت دونوں کسی جنگل میں جا رہے تھے آفتاب کی تیزی

بی بی کو ناگوار ہوئی درخت کے نیچے قیام کیا۔ کچھ راہ چلنے کی خستگی ماندگی کچھ جنگل کی ہوا۔ جوڑے کے جوڑے پر نیند کا غلبہ ہوا۔ دونوں سو رہے مگر بدنصیبی جاگی بیٹھے قریب ہی ایک اژدھا رہتا تھا اُسنے دم جو کھینچا تو بی بی اژدہے کے منھ میں چلی گئیں۔ میاں کو آواز دی میاں جاگے تو دیکھتے کیا ہیں کہ بی بی تا بہ کمر اژدہے کے منھ میں پہونچ گئی ہیں اور کہہ رہی ہیں محمد بیگ تلوار کھینچ۔ محمد بیگ بیچارے اُسوقت گویا غیر حاضر تھے ٹکٹکی باندھے اژدہے کو دیکھا کیے آخر بی بی کا سینہ فار دہن میں اُتر گئیں اور عزرائیل کی کہ خود کچھ نہیں ہو سکتا تو مجھی کو قرولی دے دو میں اسکا پیٹ چاک کر کے نکل آؤں مگر وہاں سے سکوت وحیرت کے سوا جواب نہ ملا آخر بیچاری میں سکت نہ رہی اژدہے کے پیٹ میں سما گئی آخری کلمہ جو اسکے منھ سے نکلا وہ یہ تھا کہ "یہ ذوق ہے محمد بیگ۔ تھوک ہے محمد بیگ" یہ کلمہ کچھ اسطرح مرنے والی کے منھ سے نکلا کہ محمد بیگ کی لوح حافظہ پر نقش ہو گیا جب تک محمد بیگ زندہ رہے بات کرتے کرتے دفعۃً چیخ اُٹھتے تھے "ذوق ہے محمد بیگ۔ تھوک ہے محمد بیگ"

سیکالوجی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ لمبا اور انفعالی قوت قبول اثر بہ افراط کے ساتھ آمادہ ہو جاتی ہے اور بعض ہو کا نقش کچھ اسطرح گہرا بیٹھ جاتا ہے جیسے کچے سونے پر ہتھوڑے کا نشان ہم دیکھتے ہیں دیگر سیاسی مدبرین بھی اسی سے بچے نہیں رہتے جب یہ اپنی نشست میں ہندوستانیوں کے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہتے ہیں تو زیادہ علمی کے خوف سے اپنی تقریر میں دھمکیاں جھڑکیاں گھرکیاں بھی ضرور شامل کر دیتے ہیں۔ مثلاً لارڈ برکن ہیڈ کو دیکھیے انکے اعلان میں یک ہی کسر رہ گئی تھی جو حسب معمول دھمکی نہ تھی۔ اعلان کے ایک جملے "جمہوریت" کا کہ ذوق ہے کیا غضب ہو گیا کہیں ایسا شور کہ مردہ اور زندہ سیاسی مدبروں کی ...

اور زبان اس فرو گزاشت پر لعنت ملامت کرنے لگا آپ نے نوسا اپنی خوش قسمتی کی جو سرائی فرمانے کے بعد ملٹن اپنے پارک میں زبان تہدید نشان یوں کھولی کہ جو کچھ پہلے ہم نے دیا ہے اگر خوشدلی کے ساتھ ہندوستان نے قبول نہ کیا تو وہ جانے اسکا کام جانے یہ برطانیہ کا مصمم ارادہ ہے کہ گویا زبردستی اور جبر کے ساتھ اُس غیر معقول قانون پر عمل کرایا جائے گا جسکا نام گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ہے۔ کھانا کھا چکنے کے بعد یاد آیا کہ سالن میں مرچ نہ تھی۔ سوت فروخت کر چکنے کے بعد یاد آیا کہ تنگیا نہیں کی ... کے پیچھے لیسی ہوئی مرچ کی لے کے دوڑے۔ کیا ہی یہ تو کھاتے جائیے سوت بیچنے کے بعد آدھی راہ سے پلٹے اور درخت میں پھینسی لہا کے گلے پھانسی لگایا کرنے" مجبوراً یہ پھینسی ہم تدبیر۔ ڈانڑی دیکھ لیو کلوں سے اونچی ناہیں ہے۔ دیکھو تم یاک انٹی جیا ودہ ... یہ ... قسم نہ ہوئی۔ ... ہم نہ تھے تمارا درکی زندگی دیکھ لو اونچی نہیں ہے تنگلی ہے۔ ... ایک انٹی زیادہ ... ہے نہ کسی قسم ... نہیں ہو سکتا سیاسی مدبرین انگلستان کو اپنے افعال کا اختیار ہے ایک مدبر جو کچھ ارادہ دل میں رکھتے ہوں گے وہ پورا کر لینگے لیکن ہم خیرخواہانہ کہتے ہیں کہ یہ روش اچھی نہیں ہے۔ فرانس ایک قوم اور ایک نسل ہونے کے باوجود بالشویکوں کے اثر میں آگیا تو ملک بعد القیاس روس اور جرمنی۔ انگلستان میں بھی گھڑی بھر میں گرایا جا سکتی ہے جس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ تمام اخبار بین حضرات کے پیش نظر ہے اس قسم کے غلط انداز کا نتیجہ ہوگا کہ انڈیا جان بھی دہن اژدر میں سما جائیگی ... لارڈ برکن ہیڈ یا ہندوستانی تک ملال ... اور دیگر مدبرین تو حیرت وسکوت کے ساتھ دیکھتے رہیں گے۔ پھر پچھتائینگے۔ اور بات بات پر کہیں گے "ذوق ہے محمد بیگ تھوک ہے محمد بیگ" یہ ہمارا قول نہیں ہے بلکہ خود انگریزوں کا قول ہے کیا نفرت کی گھڑی نزدیک ہے انقلاب کو اژدہا ...

منھ کھول چکا زیادہ نہیں گھنٹوں تک انڈیا جان دہن اژدر میں پہنچ چکی ہیں۔ ہندوستانی کونسلوں میں بالشویک سازشوں کے چرچے کیے جا چکے ہیں اخروی کی ساعت یوں ہی ٹل سکتی ہے کہ یا تو خود بڑھ کے اژدہے کے ٹکڑے اڑا دیئے یا خود مختاری کی قرولی اس غریب انڈیا کے ہاتھ میں دیجیے۔ دہن اژدر سے نکلنے کے بعد اتصال ضرور ہوگا۔ بھلا اتنے دنوں کا ساتھ کہیں چھوٹ سکتا ہے۔

ہمیں تو لارڈ برکن ہیڈ برطانیہ کے نادان دوست معلوم ہوتے ہیں اقرار ای حکمت اور شدت پر عمل ہوتا "ذوق ہے محمد بیگ اور تھوک ہے محمد بیگ"

المختصرات

روس میں کے انڈوں پر سے فرانسیسی مرغی انڈے سے بیٹھے ہیں انڈے چاہے گندے ہو جائیں مگر یہ رپورٹ کہ دکھانا ضروری ہے کہ ٹرک ہونے کی خبر غلط ہے۔ بشپ ویسٹن اور ابو ہریم بھی کچھ کہنے کے قابل ہیں آپ نے گزشتہ ہولناک لڑائی میں شریک ہونے والی قوموں کو یہ سبق دیا ہے کہ سپاہ اس لڑائی میں مر گئے وہ پہلا اور بڑا اور دوسرا ... تقریر یورپ اور ... کی جانب ہے جو کچھ بشپ صاحب نے کہا وہ سچ ہے مگر ان ملکوں کو ذکر ہی نہیں کیا جو انڈ خود لڑائی ... لڑائی نہ ہارنے پر بھی بے موت مر گئے ... ہیں آدمی کے ... وہی پرانے حمرانے ... گرانی اور ٹیکس سر پر سوار ہو گئے ہیں ... پہلے ... آنکھیں دکھاتے تھے اب اپنا سر کھاتے ہیں جبکہ ... ہو رہے تھے وہ اپنی آنکھیں دکھاتے تھے۔

انڈین سول سروس کی نئی کمیٹی ولایت سے عنقریب آنے والی ہے جو ہندوستانی ترے عہدے ... اس قحط الرجال میں اپنے جیتے دکھائی دیتے ... اب یہ کرسیاں انکی نشست کے بوجھ سے نادم ... اس کمیٹی کو اور ... انڈیا کرنے ہاتھ دھو کے پیچھا ہے دیکھیے کتنا انداز شرافت ہے۔

یورپین کی رونالڈ کمیٹی ماٹنگ ... کی طرف سے عیسیوں اور ... کے پاس کچھ ...

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد
قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ اطفال نزلہ وغیرہ جملہ
امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا جو صرف پانی میں چند
قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہیں۔
قیمت ۸؍ ہر جگہ بکتا ہے۔

دودروگج کیسری یعنی داد کو بلا جلن کے جڑ سے
کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۴؍

بال سدھا بالوں کی کمزوری کو دور کرکے ان کو
مضبوط اور چمکیلا بنانے والی
میٹھی دوا قیمت ۱۲؍
ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں
سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے | **بال بہار آفس**
دہلی پنجاب | **چاندنی چوک دہلی**

سول ایجنٹ اندرچند اینڈ کو لکھنؤ

دیوان چرکیں

ظرافت کے ہمیشہ اخبار کا اپنا دیوان چرکیں جلد قیمتی اگر ہے
اور لکھنؤ کا مشہور ریختی گو شاعر میر یار علی کا دیوان جان صاحب
اور دیوان ریختی عرف رنگیلی بیگم قیمتی ۲؍ اور جلد قیمتی ایک روپیہ
ایضاً کلیات جان صاحب مجلد قیمتی آٹھ آنہ جس کا چھپنا
پچاس ساٹھ سال سے بند تھا اب چھپ گیا ہے اخبار
اودھ پنچ کا حوالہ دے کر جلد منگائیے ورنہ پھر ختم ہوجانے
پر مفت افسوس ملنا پڑے گا۔

پتہ
عظمت بک ڈپو لکھنؤ

ولی سا معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

۲۵ برس کی عمر کا خدا ہوک کی جنگ جگر و گردوں کی استعمال سے
بیت کی شکایت دور ہوکر اثر تیز ہوتا ہے ... بھی جسم
... مضبوط ہوتی ہے ...
... دماغ اور قوت
... کی تعداد میں
... قیمت
... گولیاں صرف ... علاوہ محصول

پنڈت شاستری منی شنکر گوبند جی جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ امید چند اینڈ کو چوک لکھنؤ

مایوس نہوں

اگرچہ اشتہاری دنیا نے لوگوں کو بدظن کردیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ
طلاء عجیب مفید ۵ یوم کے لیے قیمتی ۱۰؍ علاوہ محصول کے طلب
فرمائیں اگر اس مختصر عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا آپ کے عضو مخصوص
کو موٹا قوی دراز کرکے خمی۔ کجی۔ ڈھیلا پن۔ سستی۔ کوتاہی نیز
جلق کے منحوس اثرات کو دور کرکے دوبارہ شباب کا لطف پیدا
کردے تو بقیہ ۲۱ یوم کے لیے طلاء صرف ؎ علاوہ محصول ڈاک
میں طلب فرمائیں۔ ۲۱ یوم تک جماع سے قطعی پرہیز کریں خواہش
دوا مجبور بھی کرے۔ پوری شیشی کے ہمراہ حبوب مقوی باہ دافع جریان
بالکل مفت روانہ ہوگا قیمت پوری شیشی برائے ۲۱ یوم ؎ محصول ڈاک
ہر حال میں ذمہ خریدار ہوگا۔ پوری شیشی طلا کے خریدار سے
بھروسہ ہم نے اپنی قیمت اور دس سال کے اندر اثر زائل ہوجانے
پر دوبارہ مفت بھیجنے کا حلفیہ وعدہ۔

جوب مستی

ایک گولی کھاکر گھنٹوں صحبت کا لطف اٹھائیے

لطف یہ ہے کہ اگر آپ لاغر و دبلی ہیں تو کسی طرح کا نقصان بھی نہوگا جسم
پھرتیلا اور نہایت قوی رہے گا جب تک زبان پر نہ رکھیں گے ہرگز
... نہوگا بعد جماع ایک گولی کھائیں تو تمام کمزوری دور نکان
رفع ہوکر طبیعت پھر تازہ ہوجائے گی اور پھر دوبارہ جماع کرنے کی
قوت پیدا کردے گی جتنی مرتبہ مباشرت کریں گے ہر مرتبہ پہلی ہی سی
قوت پائیں گے عیش پسند حضرات ہمیشہ استعمال کرتے رہتے ہیں
اس کی بدولت ساٹھ سالہ بڈھا جوانی کا دم بھرنے لگتا ہے
امساک کی اس سے بڑھ کر بے مثل گولیاں نہیں غیر ممکن ہیں قیمت
ایک درجن عہ (دو روپیہ)

سفوف شباب

الفت سے تجھ سے کیا کہوں ... ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

یہ سفوف بھی عجیب سفوف ہے کہ جس کو استعمال کرکے
جماع کرنے سے معشوقہ عمر بھر کے لیے اپنی مطیع ہوجاتی
ہے لطف کی زیادتی کی وجہ سے بیہوشی تک نوبت
آئے گی عضو پر مالش کرتے ہی امساک اور قوت کی
بھرمار ہوگی زن اور شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں
عشق کے درجہ تک پہونچائے گی سب سے زیادہ عجیب بات
یہ ہوگی کہ پھر اس عورت کو کوئی دوسرا صحبت کرکے مجاز وہ
کسی کے ساتھ آمادہ ہوگی۔ اگر اب تک اسکا استعمال
نہیں فرمایا تو گویا آپ نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا قیمت
ایک شیشی دو روپیہ دو شیشی ؎ تین شیشی للعہ۔ محصول
ڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر
منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو قیمت واپس

طلاء ممسک ایک ہی رات میں نامرد کو مرد بنانیوالا
زبردست ممسک طلاء ایک گھنٹہ بعد اس غضب کی قوت
پیدا ہوتی ہو کر جھینپی ہوگی ہے ضبط مشکل ہی نہیں بلکہ محال
ہوجاتا ہے امساک بدستور قائم رہتا ہے اور عضو میں صحیح بیداری
ہوجاتی ہے دوران مباشرت قوت اور بیچینی ہر لحظہ بڑھتی جاتی
ہے قیمت صرف دو روپیہ فی شیشی علاوہ محصول۔

روغن ملذذ یہ روغن بیحد ملذذ اور مبنزل ہے صرف ایک بار
استعمال کرکے جماع کرنے سے معشوقہ عمر
بھر کے لیے مطیع ہوجاتی ہے اور لطف کی زیادتی کی وجہ سے
صرف ایک دوسرے پر عاشق اور فریفتہ ہوجاتے ہیں
قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ۔ علاوہ محصول۔

جوب ممسک ایک گولی کھاکر گھنٹوں صحبت لطف
اٹھائیے۔ لطف یہ ہوکہ اگر آپ کمزور بھی
ہونگے تو کسی طرح کا نقصان بھی نہوگا جسم پھرتیلا اور نہایت قوی
رہیگا جبتک ترشی نہ چکھیں ہرگز .... نہوگا قیمت فی درجن دو روپیہ
علاوہ محصول۔ حوالہ اخبار ضروری دیجیے۔
نوٹ۔ کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہونے پر حلفیہ تحریر آنے پر واپسی
قیمت کی شرط ہے۔

عین الشفا میڈیکل ہال لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

حکیم صاحب ... قابل قدر کتاب تجربات عیسیٰ مصنفہ حکیم عیسیٰ ...
مطبوعہ ... دیکھیے وہ نہیں ... مردوں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت
ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بنا لیجیے اور اگر دوا چاہیے تو ...
ذریعہ دوا و علاج میں سینکڑوں روپیہ کی بچت کیجیے ... ہر جنس کے ...
... نسخہ جات ... تیار ہوتے ... اور ... دکھائے ...
قیمت فی کتاب ایک روپیہ علاوہ محصول ... کیا تحریر ...
ایک کتاب مفت۔
مفت لو جو صاحب ... خریدار ... لوگوں کے نام ... بھیج
کے ... رسالہ **چراغ صحت** ... رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔
المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یو پی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار
منجن ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال
کرو تین ڈبیہ کی قیمت ۱۰؍ اور چھ ڈبیہ کی قیمت ۱؍
ایک درجن ڈبیہ کی قیمت ؎ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر
علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

موسمِ گرما کا تحفہ

معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے شربتوں اور عرقیات سے شربت جو اپنے اثر میں بےنظیر صورت میں لاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون کو خنکی و طراوت بخشتے ہیں، شدتِ عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت انار صوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسر	شربت بادام	شربت فالسہ
فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار
شربت رنگترہ	شربت لیموں	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری	
فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	

ارزاں بعلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے، ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے فہرست مفت طلب فرمایئے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱/ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

ہر قسم کا طبی مشورہ ہماری مجلس اطباء سے حاصل ہو سکتا ہے — **منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ** — فہرست کتب مفت طلب فرمایئے

آم کے آم گٹھلیوں کے دام، انعامی ٹکٹ اور شاہی زردہ

یہی شاہی مقبول عام ہو گیا ہے خاص شاہی زردہ کے بہترین ہونے کی وجہ سے بجائے خود مسلم ہے اور شاہی زردہ کی خوشبو دور دور تک پہنچ گئی ہے [illegible] شاہی زردہ کا ایک ٹین ہی آپ کو شاہی زردہ کا گرویدہ بنا دیگا [illegible] جن صاحب کے پاس ٹکٹ جمع ہو جائیں وہ [illegible] شاہی زردہ کے مستحق ہونگے اور جو صاحب [illegible] کارخانہ کو اپنے خرچ سے [illegible] شاہی زردہ پیش کرے گا [illegible] طلب فرمائیں [illegible] روایت کی جائے گی [illegible] ہے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

شاہی زردہ۔ پانچ تولہ کا ٹین۔ قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چار روپیہ، آٹھ روپیہ، سولہ روپیہ

شاہی زردہ قیمت فی سیر [illegible]

زردہ تمباکو مشکی قیمت فی سیر [illegible]

زردہ تمباکو [illegible] قیمت فی سیر [illegible]

گولی تمباکو سادی فی تولہ [illegible]

شاہی قوام فی تولہ [illegible] مشکی قوام فی تولہ [illegible]

المشتہر۔ کارخانہ شاہی زردہ مقبول اینڈ کو نمبر ۱۳ کوچہ جیت پور دہلی

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا

یہ پر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات ضرورت کے لحاظ سے مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے مشتہرین ظرافت اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے سلسلہ [illegible] کر لیا ہوگا لیکن سب ہی اس سے واقف ہوں گے یہ مرتب قافلہ ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے

قیمت علاوہ محصول ڈاک عمر

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ